سلسلہ نمبر ۴

کھیل کود کی شرعی حیثیت......!

جناب مولانا محمد ارشاد صاحب

خلیفہ مجاز

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

infomajliseirshad@gmail.com | www.majliseirshad.org

سلسلہ نمبر ۴

کھیل کود کی شرعی حیثیت

جناب مولانا محمد ارشاد صاحب

خلیفہ ءِ مُجازِ بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ضروری تفصیل

نام وعظ: کھیل کود کی شرعی حیثیت

نام واعظ: جناب مولانا محمد ارشاد صاحب

تاریخ وعظ: ۲۹ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۱ جون ۲۰۰۹ء بروز اتوار

وقت: بعد نماز مغرب

مقام: جامع مسجد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ایف سی ایریا کراچی۔

اشاعت اول: ۱۵ ر رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۱ مئی ۲۰۱۹ء بروز منگل

عنوانات

دشمن کا جال ۵
دین کی باتوں کا مذاق اڑانے والے ۶
غفلت سے بچیے ۶
مسلمانوں کے بہترین کھیل ۹
ایک پہلوان کا مسلمان ہونے کا واقعہ ۱۰
خوش دلی کا حکم ۱۲
اکابر کا مذاق ۱۳
کھیل کا حکم ۱۵
قرب قیامت کی علامات ۱۶
نبی کی بعثت ۱۹
حوالہ جات ۲۱

کھیل کود کی شرعی حیثیت

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ.(۱)

دشمن کا جال

آج مسجد میں میں نے دیکھا نماز میں تو مجمع بھی کم تھا۔ اس وقت بھی مجمع معمول سے بہت کم ہے۔ بدگمانی تو نہیں کرنی چاہیے ہر ایک بارے میں، مگر آج میچ ہے۔ اور یہ یہود و نصاریٰ کی اتنی بڑی سازش ہے، اتنی بڑی سازش ہے کہ ہم اس ادراک نہیں کر سکتے ہیں کہ ان یہود نصاریٰ نے ہماری قوم کو کس طرف لگا رکھا ہے۔ کاروبار سے غافل ہے، اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے، ماں باپ نے کوئی کام ذمہ لگایا ہے تو وہ کام نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ میچ دیکھنے کے بعد کریں گے۔ کسی کے امتحانات ہیں وہ پڑھائی کو چھوڑ کر میچ دیکھنے میں لگا ہوا ہے۔ اور کوئی اور زیادہ بے وقوفی کرتا ہے وہ میچ دیکھ بھی رہا ہے اور تسبیح بھی پڑھ رہا ہے، کوئی سورت پڑھ رہا ہے کہ تاکہ ٹیم کی جیت ہو جائے فتح ہو جائے یعنی ایک حرام کام کے لیے اللہ کے ذکر کو ذریعے بنانا، اس کو میں سمجھتا ہوں کہ اندیشہ کفر ہے۔ کیوں کہ جو شخص شراب کو بسم اللہ پڑھ کر پیے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور نہ جانے کیا یہ طوفان بدتمیزی ہماری قوم میں برپا ہے۔ ہم سمجھ نہیں پارہے ہیں کہ ہمارے دشمنوں نے ہمارے ارد گرد کیا جال بُنا ہوا ہے۔ معلوم بھی نہیں اور اس میں ہم بری طرح پھنس چکے ہیں۔ ان جالوں میں سے ایک جال یہ کرکٹ بھی ہے جس میں ہماری نوجوان لڑکے تو کیا بوڑھے بچے اور بچیاں بھی اس کھیل کود تماشوں میں پھنستے جارہے

ہیں۔ امریکانے اپنی کوئی کرکٹ ٹیم نہیں بنائی مگر ہم کو اس کام میں لگا کر ڈبو دیا ہے۔ میرے دوستو! یہ بہت خطرناک بات ہے اور یہ دیکھ کر بہت دل دکھتا ہے۔ اور یہ تو ایسی لت ہے جیسے شراب کی لت ہوتی ہے، چرس کی لت ہے، ہیروئن کی لت ہوتی ہے چھٹتی ہی نہیں آسانی سے۔ اسی طرح یہ بھی حرام ہے یہ جو کھیل کود دیکھنا ہے ٹی وی پر یہ بھی حرام ہے اس کی لت بھی آرام سے نہیں چھٹتی۔ جس پر اللہ رب العزت کا خاص فضل و کرم ہو جائے وہی اس سے بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

دین کی باتوں کا مذاق اڑانے والے

لہٰذا اسی وجہ سے آج میں نے یہ آیت تلاوت کی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بیکار چیزوں کو اختیار کر لیتے ہیں، اور ایک معنی یہ نکلتا ہے کہ بیکار چیزوں کو خریدتے ہیں۔

لہٰذا جتنے بھی ایسے آلات ہیں جیسے: ٹی وی، کیبل، وی سی آر، اور گانے بجانے کے آلات، وغیرہ وغیرہ ان کا خریدنا اس نہج میں داخل ہے اس آیت کے مفہوم میں۔ اسی طریقے سے جو غلط باتوں کو اختیار کر بیٹھے ہیں، برائی کو اختیار کر بیٹھے ہیں، ایسی باتوں کو اختیار کر بیٹھے ہیں جو اللہ سے غافل کر دے تو یہ بھی اس آیت کے مفہوم میں داخل ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ

خود تو گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، اللہ کے راستے سے ہٹا دیتے ہیں، بِغَيۡرِ عِلۡمٍ سوچے بوجھے۔ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اس سے آگے بڑھ کر دین کی باتوں کا مذاق بھی اڑا دیتے ہیں۔

غفلت سے بچیے

یہ مختلف درجات بیان فرمائے، سب سے پہلے درجہ آدمی کے گمراہی کا یہ ہے کہ وہ غلط باتوں کو اختیار کر لیتا ہے۔ نیکی کی چیزوں کو چھوڑ کر دین کی باتوں کو چھوڑ کر گناہوں کو اختیار

کرلیتاہے۔یاغلط عادتوں میں مبتلاہو جاتاہے یابرائی کے آلات کو خرید تاہے۔ یہ تینوں چیزیں اس آیت کی مفہوم میں داخل ہیں اور یہ پہلا درجہ ہے۔

یہ تو خود ہوا گمراہ اور اگر بعض نہیں آیا تو اب یہ دوسرا درجہ میں دوسروں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ اور اس سے بھی برا درجہ یہ ہے کہ ایک وقت آتاہے کہ یہ دین کی باتوں کا مذاق اڑتاہے۔

یہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مراحل بیان فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہی لوگ ہے جن کے ذلت آمیز عذاب ہے۔

مشرکین مکہ میں ایک بہت بڑا تاجر تھا، نضر بن حارث۔ یہ آیات اس کے بارے میں نازل ہوئی، وہ مختلف ملکوں کے سفر کیا کرتا تھا۔ وہ فارس سے کہانیاں لے کر آیا تھا۔ اور مکہ والے جن میں کفار بھی تھے، اور وہ کفار بھی تھے جو چھپ چھپ کر قرآن کریم سنتے تھے، ان کو قرآن کی طرف رغبت ہوگئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ جب قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو یہ کافر ہونے کے باوجود چھپ چھپ کر سنتے تھے۔ ان لوگوں کو اس نے دیکھ لیا اور کہا یہ کیا سن رہے ہو۔ ادھر آؤ میں یہ لے کر آیا ہوں محض کہانیاں تھی یہ سنو۔

اور ان کے اندر کوئی ایسی بات تھی نہیں کہ اس سے سبق حاصل کر کے عمل کیا جائے۔ اور عمل کی مشقت ہوتی ہے۔ تو ان میں کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ سیدھی سیدھی کہانیاں تھی ان کو سن کر کوئی عمل کیا جائے اور کوئی مشقت کیا جائے ایسی کوئی بات ہی نہیں تھی اس میں۔ اور لوگ بڑے شوق سے سننے لگے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ یہ ایک باندھی خرید کر لے کر آیا تھا اس کی آواز اچھی تھی اس سے وہ لوگوں کو جمع کر کے گانا سنوایا کرتا تھا مشرکین کو جمع کر کے جو لوگ تھوڑے بہت لوگ اسلام کی طرف مائل ہونے لگے تھے ان کو بھی اس نے ادھر کھینچ لیا۔ اور ان کو بھی اس نے راستہ سے ہٹادیا۔ اس پر یہ آیت اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نازل فرمائی۔ (۲)

لہٰذا الھیٰ جو لفظ یہاں پر استعمال ہوا ہے اس کے معنی جیسے قرآن کریم میں ہے۔ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ (۳) تم کو غافل کر دیا، مال دولت کی کثرت اور مال کی بڑھوتری اور بہتات

کی حوض نے تمہیں اللہ سے غافل کر دیا۔ لھیٰ یلھیٰ کے معنی ہوتے ہیں غافل ہو جانا۔ مطلب یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے وہ لغو میں داخل ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے درجات بھی مختلف ہیں۔ اگر وہ ایسی لغوی ہے جو آدمی کو دین سے ہٹادے یہ تو کفر ہے۔ اور دوسرا درجہ یہ وہ لغو اگر گانا بجانا ہو، ناول پڑھنا ہو، میچ، ڈرامہ، فلمیں وغیرہ دیکھنا ہوں۔ گانے سننا، اور فضول قصہ کہانیاں، اور گندے قسم کے اشعار پڑھنا، کبوتر بازی کرنا، تاچ کھیلنا، شطرنج کھیلنا۔ شطرنج کھیلنے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ چوکر کھیلنا، اور چوکر کھیلنے والے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوکر کھیلنے والا ایسا ہے جیسے اس نے سور کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے ہوں۔ (۴)

اور ان جوئے کے ساتھ کھیلا جائے، یعنی کہ ہار جیت پر پیسوں کا لین دین بھی ہو تو وہ اور برا ہے، اور جوئے کے بغیر کھیلا جا رہا ہو، تب بھی گناہ ہے۔ تو یہ تمام چیزیں ہیں جو میں نے گنوادی۔ اور بھی چیزیں اس میں داخل ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی یہ تمام چیزیں حرام ہیں۔ کبوتر بازی کی جا رہی ہے وہ سیٹھی بجاتے ہیں، اور کبوتر سے کبوتر کی ٹولیاں لڑائی جاتی ہیں۔ اور کبوتر لے کر آتے ہیں اپنے ساتھ دوسرے کبوتروں کو۔ اب وہ اس کو واپس نہیں کرتا اب یہ میرا ہو گیا۔ تمہارے دو کبوتر میرے پاس آگئے میں جیت گیا۔ لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ، مسلمان کا مال کبھی بھی کسی دوسرے کے حلال نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ خوش دلی سے اپنا مال پیش نہ کر دے۔ (۵)

یہ اس نے خوش دلی سے پیش کیا وہ تو افسوس کرتا ہے کہ ہائے میرے دو کبوتر چلے گئے۔ یہ سب جوا ہے، حرام کبوتر بازی ہو رہی ہے۔ کبوتر پالنا ایک الگ چیز ہے اس کے دانے کا خیال رکھیں، مگر اس طرح سے کبوتر بازی نہ کریں۔ کبوتر پالنا جائز ہے، کبوتر بازی کرنا حرام ہے۔ پتنگ بازی کرنا، پتنگ اڑا رہے ہیں، کیا اس میں نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا فائدہ۔

لوگوں کی گردنیں کٹ رہی ہیں لاہور میں، اس پتنگ بازی سے لاہور میں نہ جانے کتنے ہی لوگ مر چکے ہیں۔ جوان جوان آدمی ان نے ڈوریں آکر لگیں اور پوری پوری گردن کٹ گئی، چھوٹی چھوٹی بچیاں چھتوں پر سے گر کر جان دی ہے۔ بجلی کی تاروں میں پھنس کر ان

کی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ کیا ملا ہے اس سے کیا؟ اس سے مزید جانیں ضائع ہو رہی ہیں، کیا ہے یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

مسلمانوں کے بہترین کھیل

لہٰذا ایک حدیث سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

كُلُّ شَيْءٍ مِنْ لَهْوِ الدُّنْيَا بَاطِلٌ إِلَّا ثَلَاثٌ

دنیا کے کھیل کود میں تمام چیزیں باطل ہیں سوائے تین چیزوں کے:

۱۔ انْتِضَالُكَ بِقَوْسِكَ تم اپنے تیر اندازی سے نشانے سیدھے کرو۔ تیر اندازی سیکھو، اس کو سیدھا کرنا، اس کا نشانہ سیکھنا۔ ایک وقت میں جا کر کام آئے گا۔

۲۔ أَوْ تَأْدِيبُكِ فَرَسَكَ گھوڑے کو تعدیب سدھاؤ سکھاؤ۔

۳۔ وَمُلَاعَبَتُكَ أَهْلَكَ، اپنی گھر والی کے ساتھ (بیوی) کے ساتھ کھیلو۔ (٦)

یہ تینوں چیزیں حق ہیں۔

اس کے علاوہ سب باطل ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ تشریف لے جارہے تھے۔ راستے میں ایک میدان آ گیا وہاں دیکھنے والا کوئی نہیں تھا، سناٹا تھا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ساتھ تھیں۔ فرمایا عائشہ ہمارے ساتھ دوڑ لگاؤ گی۔

الحمدللہ اس جگہ کی میں نے زیارت بھی کی ہے، جہاں حضور ﷺ کی اور حضرت عائشہ کی دوڑ ہوئی تھی۔ دو مرتبہ دوڑ ہوئی تھی ایک مرتبہ بھی نہیں۔ ایک مرتبہ دوڑیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آگے نکل گئیں۔ پھر دوسری مرتبہ ادھر سے گزر ہوا پھر فرمایا کہ عائشہ مجھ سے دوڑ لگاؤ گی، پھر دوڑے اس مرتبہ حضور ﷺ آگے نکل گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں شادی کو کافی عرصہ ہو گیا تھا میرا وزن بھاری ہو گیا میں پیچھے رہ گئی اور سرورِ عالم ﷺ آگے نکل گئے۔

پھر مسکراتے ہوئے فرمایا:

هذه بتلك السبْقَة

یہ تمہاری اس جیت کا بدلہ ہے۔ جو پہلے تم جیت گئی تھی یہ میں نے اس کا آج بدلہ لے لیا۔(۷)

لہٰذا اپنی بیوں کے ساتھ کھیلوں، اپنے گھوڑے کو تعدیب سیکھاؤ اور اپنے تیر کا نشانہ درست کرو۔ یہ تینوں چیزیں حق ہیں۔ باقی سب باطل ہیں۔

ایک حدیث میں فرمایا سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے:

خير لهو المؤمن السباحة، وخير لهو المرأة المغزل.

بہترین کھیل مومن کے لیے وہ تیراکی ہے، یعنی تیرنا سیکھے۔

عورت کے لیے بہترین کھیل چرخا کاٹنا ہے، سوت کاٹتی تھی پہلے کی لوگ چرخے پر اور کپڑے وغیرہ دھوتی تھیں، مختلف چیزیں بناتی تھیں کپڑے سے۔ فرمایا کہ یہ عورت کا بہترین کھیل ہے۔(۸)

ایک پہلوان کا مسلمان ہونے کا واقعہ

ایک مرتبہ سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم رکانہ پہلوان کو دعوت دی۔ مراسیل ابی داود میں یہ روایت موجود ہیں امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

پہلوان نے کہا میں پہلوان آدمی ہوں آپ مجھ سے کشتی لڑ لیجیے۔ اگر آپ مجھ سے جیت گئے تو میں اسلام قبول کرلوں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۰۰ جنتیوں آدمیوں کی طاقت حاصل ہے اور ایک جنتی کو چالیس آدمی کی طاقت حاصل ہوگی۔ ایک آدمی جب جنت میں پہنچے گا تو اس کی مردانگی اس کی طاقت چالیس آدمیوں کے برابر ہوجائے گی۔ ہم لوگوں کو اگر ہم جنت میں پہنچیں تو ہم میں سے ہر آدمی کو اللہ رب العزت چالیس آدمیوں کی طاقت عطا فرمائیں گے اور سرورعالم ﷺ

کو ۱۰۰ جنتیوں کی طاقت دنیا میں حاصل تھی۔ اب بتائیں چالیس کو ۱۰۰ سے ضرب کریں تو چار ہزار بنتے ہیں۔ چار ہزار آدمیوں کی طاقت حضور ﷺ کو دنیا ہی میں حاصل تھی۔

اس رکانہ نے کہا کہ میں پہلوان آدمی ہوں، آپ مجھے پچھاڑ دے تو میں اسلام قبول کرلوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ آجاؤ۔ اور وہ اتنا پہلوان تھا کہ وہ کھال میں کھڑا ہو تا اور لوگ اس کھال کو کھینچتے تھے اس کو نہیں ہلا پاتے تھے اور کھال پھٹ جاتی تھی اتنی مضبوط گریپ تھی اس کی زمین پر کھڑے ہونے کی حالت میں کہ اس کو لوگ ہلا نہیں سکتے تھے۔

اب مقابلہ شروع ہوا تو حضور ﷺ نے اس کو اٹھایا اور اٹھا کر ایسا پٹخا کہ چاروں شانے چت ہو گئے۔ اب وہ حیران کہ یہ کیا ہو گیا؟ پھر اس نے کہا اچھا ایک دفعہ اور حالاں کہ اصول کے مطابق وہ مقابلہ ہار چکا تھا۔ مگر اس کو یقین نہیں آیا یہ کیا ہو گیا ہے مجھ سے تو کوئی جیت ہی نہیں سکتا۔ اس نے کہا ایک دفعہ اور تو حضور ﷺ نے کہا کہ آجاؤ تو پھر دوبارہ مقابلہ ہوا تو حضور ﷺ نے اس کو دوبارہ اٹھا کر پٹخ دیا چاروں شانے چت گرا۔ پھر ہار گیا۔ پھر اس نے کہا ایک دفعہ اور اس پہلوان کو یقین نہیں آرہا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ پھر اس نے کہا ایک دفعہ اور اب پھر تیسری دفعہ مقابلہ ہوا اور حضو ﷺ نے اس کو تیسری بار بھی اٹھایا اور اٹھا کر پٹخ دیا۔ چاروں شانے چت گرا۔

تو پہلوانی کا فن تو میں جانتا ہی تھا یہ تو فن سے آگے کی کوئی چیز ہے تو فوراً اس نے اسلام قبول کرلیا۔ اشھد الا الہ اللہ واشھد ان محمد الرسول اللہ(۹)۔

ایک مرتبہ انصار مدینہ سے ایک شخص نے اعلان کیا۔ کوئی دوڑ میں مجھ سے آگے نکلنا والا ہو تو میرے مقابلے میں آئے۔ یہ اس نے چیلنج کر دیا۔

حضرت سلمہ ابن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس شخص سے مقابلہ کروں۔ حضور ﷺ نے اجازت دے دی۔ حضرت سلمہ بن اقوان رضی اللہ عنہ نے اس کو پیچھے چھوڑ دیا۔(۱۰)

ایک مرتبہ حبشی نوجوان مدینہ منورہ میں آئے۔ مسجد نبوی کے اندر تیر اندازی کا مقابلہ ہوا۔ نیزہ بازی کا مظاہرہ انہوں نے کیا۔

سرورِ عالم ﷺ کا مسجد کے ساتھ ہی حجرہ مبارک تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں۔ سرورِ عالم ﷺ ایک پہلو پر بالکل ساکت کھڑے رہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی تھوڑی کو حضو ﷺ کے کندھوں پر رکھ کر دیکھتی رہیں۔ اور آپ دکھاتے رہے اور ہلے نہیں۔ ذرا دیر کے لیے بھی آپ ہلے نہیں کہ عائشہ کو تکلیف نہ ہو، کہ انہوں نے اپنی تھوڑی میرے کندھوں رکھی ہے۔ دیکھیں کیا بیوی کی دلجوئی کی۔ اور پھر سارا مقابلہ انہوں نے دیکھا حبشی لڑکوں کا اور جب تک وہ مقابلہ ختم نہیں ہو گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں سے ہٹی نہیں جب تک خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں سے نہیں ہٹے۔(۱۱)

ایک بات اور بتاتا چلوں کہ لوگوں کے ذہن میں یہ نہ آئے کہ بھئی وہ تو غیر مرد تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مقابلہ دیکھا ان کا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا ان کو؟ تو یاد رکھیے مسئلہ فقہاء نے لکھا ہے اور روایت سے مستنبد کر کے کہ اگر عورت کسی شخص کو بغیر شہوت کے دیکھے، نامحرم مرد کو بغیر شہوت کے دیکھنا ایسا ہی جیسے مرد کسی مرد کو دیکھتا ہے۔ بات سمجھ رہے ہیں آپ؟ لہٰذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ مقابلہ دیکھا اگر یہ غلط چیز ہوتی تو حضور ﷺ یہ دیکھاتے۔ تو معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے ان چیزوں میں حصہ لیا بلکہ حکم دیا۔

خوش دلی کا حکم

رَوِّحُوا الْقُلُوبَ سَاعَةً بِسَاعَةٍ اے ایمان والوں کبھی کبھی اپنے دلوں کو خوش کیا کرو۔(۱۲) کچھ تفریح کر لیا کروں کھیل لیا کرو۔ تاکہ تمہارے دلوں کو بشاشت حاصل ہو۔ بشاشت کی نیت سے، چستی اور توانائی حاصل کرنے کی نیت سے کہ میں اس کو اللہ کے دین کے لیے استعمال کروں گا اور پھر نمازیں بھی ضائع نہ ہوں اور کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور نیت بھی صحیح ہو۔ اس کھیل سے تازگی اور توانائی حاصل ہو گی میں اس کو اللہ کے دین کے لیے استعمال کروں گا۔ نماز کے اوقات کی رعایت رکھیں کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو فوراً چلے جائے۔

کسی کو تکلیف نہ بھی پہنچائے اور معلوم ہوا کر کٹ کھیل رہے ہیں اور پڑوس کے شیشے توڑ دیے، ٹیوب لائٹیں توڑ دی، یہ تو تکلیف پہنچانا ہے، یہ جائز نہیں ہے۔

روڈ پر لوگ کرکٹ کھیلتے ہیں، یہ روڈ حکومت نے اس لیے نہیں بنایا کہ اس پر کرکٹ کھیلی جائے۔ مسئلہ سن لیجیے کہ روڈ پر کرکٹ کھیلنا حرام ہے، کیوں کہ اس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ایکسیڈنٹ تک ہوئے ہیں میرا ایکسڈنٹ ہوا ہے میں خود گواہ ہوں، بری طرح میں گرا، میری اہلیہ گریں وہ زخمی ہو گئیں۔ انہی لڑکوں کی وجہ سے جو روڈ پر کرکٹ کھیلتے ہیں۔ روڈ اس لیے تھوڑی ہے، اور میں اس لیے آپ کو بتارہا ہوں کہ روڈ پر کرکٹ کھیلنا حرام ہے۔ حرام تر حرام ہے۔ روڈ اس لیے نہیں آپ میدان میں آکر کھیلیں اور اگر میدان میں جگہ نہیں ہے تو کھیل کود کون سی تم پر واجب ہے۔ اپنی باری کا انتظار کیجیے جب جگہ مل جائے جب کھیل لیں۔ یہ کھیل کود سے اگر تکلیف بھی ہو اور اس تکلیف سے سامنے والا خوش ہو رہا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اکابر کا مذاق

ایک مرتبہ مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ جو حکیم الامت کے بڑے خلفاء میں سے تھے۔ ان کے آموں کا باغ ہوتا تھا، بڑے بڑے خلفاء حضرت کے پاس جمع ہوتے، مفتی محمد شفیع احمد عثمانی رحمہ اللہ، علامہ سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ حسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے خلفاء سب جمع ہو گئے۔ حضرت کا آم کا باغ تھا تو سب نے پہلے خوب آم کھائے، آم کھانے کے بعد پھر ایک دوسرے کو گٹلیاں ماری، ایک دوسرے کو گٹلیاں مار رہے ہیں، حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء، اتنے بڑے بڑے اللہ والے، صاحب نسبت لوگ ایک جگہ جمع تھے، خوب ایک دوسرے کو آم کی گٹلیاں ماری۔ اور چھلکے ملیں ایک دوسرے کے۔ سب خوش ہو رہے تھے، واہ بھئی ماشاء اللہ ماشاء اللہ۔ اب یہ بظاہر تکلیف پہنچ رہی ہیں، گٹلیاں لگ رہی ہیں۔ مگر سامنے والوں کو خوشی ہو رہی ہے۔ تو اس کو بھی شریعت نے جائز رکھا ہے یہاں تک کہ یہ کھیل کود بہت دیر تک چلتا رہا، خوب ہنسی مذاق

چلتا رہا کہ اچانک خواجہ صاحب رحمۃ اللہ سنجیدہ ہو گئے۔ سچ بتاؤ! یہ بتا و اس پورے وقت میں جو ایک دوسرے پر چھلکیں مارے گئے اس وقت کس کا دل اللہ سے غافل نہیں تھا۔ تو سب لوگ خاموش ہو گئے۔ صرف خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: الحمدللہ! اس پورے وقت میں میرا دل اللہ سے غافل نہیں تھا۔

ہنسی بھی ہے گو لبوں پر ہر دم
اور آنکھ بھی میری تر نہیں ہے
مگر جو دل رو رہا ہے پیہم
کسی کو اس کی خبر نہیں ہے

ایک مرتبہ دارالعلوم دیو بند میں دعوت تھی جس میں اساتذہ اور طلبہ شریک ہوئے۔ یہاں تک مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ وہ بھی شریک تھے۔ علماء شریک اور اساتذہ شریک اور طلبہ شریک آموں کی دعوت تھی۔ خوب آم کھائے اور اس دوران مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت طالب علم تھے چھوٹے سے تھے اور مولانا یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ جو حاجی امداداللہ کے بڑے خلفاء میں سے تھے۔ حکیم الامت اپنا اکثر وقت انہی کے پاس گزارتے تھے۔ عصر کے بعد لڑکے کھیلتے تھے مگر حضرت جو مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس وقت گزارتے تھے۔ انہی کی صحبت کا اثر تھا کہ اللہ نے مجدد بنایا اور عالم بنایا اور اللہ والوں کی صحبت کوئی رائیگاں تھوڑی نہیں جاتی ہے۔ تو دعوت کے دوران ہی سب ایک دوسرے کو اشارے کر رہے تھے۔ حکیم الامت اور مولانا نانوتوی رحمہ اللہ نے بھانپ لیا کہ دعوت کے بعد کوئی مذاق ہونے والا ہے۔ لہٰذا یہ دونوں تو وہاں سے کھسک لیے۔ اور دعوت کے جو چھلکے مارے گئے ایک دوسرے کو وہاں بھی یہی ہوا۔ گٹلیاں ماری گئیں اور ساتھ چھلکے بھی مارے گئے۔ عجیب وہ سماں تھا اس موقع پر کہ طلبہ طلبہ تو آپس میں مار رہے تھے ایک دوسرے کو، چھلکے مار رہے ہیں اور چھلکے مل رہے ہیں چہروں پر اور گٹلیوں اور اساتذہ جو ہیں وہ طلبہ کو بھی مار رہے تھے اور اپنے ساتھی اساتذہ کو بھی مار رہے تھے۔ اور ادب کا یہاں بھی لحاظ رکھا گیا۔ سبحان اللہ

یہ تھے دارالعلوم دیو بند والے۔ لیکن حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کا ان چیزوں میں دل نہیں لگتا تھا لہٰذا وہاں سے ہٹ گئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ناجائز تھا۔ ارے بھائی مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ خود شریک ہوئے۔ یہ سارے ہنسی مذاق میں حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ خود شریک ہوئے۔

کھیل کا حکم

میرے دوستو! شریعت میں ہمیں کھیلنے سے روکا نہیں ہے۔ ہم کھلیں۔ کون کھیلتا ہے اپنی بیوی کے ساتھ، کسی نے سوچا بھی ہے؟ ہم لوگوں نے خود اپنی زندگی کو جہنم بنایا رکھا ہے۔ اگر یہ چیزیں ہوں تو زندگی جنت بن جائے۔ بیوی کے ساتھ ایسا معاملہ ہی نہیں رکھا ہوا اگر اس کے کبھی ہنسی مذاق کرنے لگے تو وہ کہے گی یہ کیا ہو گیا آج تمہارے شوہر صاحب کو، کیا تبدیلی آگئی ہے یہ کیا ہو گیا ہے ان کو؟

آج کل سنت سے دور ہے ہماری زندگی ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایسے نہیں رہتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گیارہ عورتوں کی کہانیاں سنائی۔ کہانیاں سنا رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر۔ گیارہ عورتوں کی کہانیاں۔(۱۳)

ہم نے سیکھی ہی نہیں، اور شادی نبھانی آتی نہیں اور شادی کر لی۔

اگر کسی کو گاڑی نہیں آتی ہو اور وہ روڈ پر آجائے تو کیا ہو گا؟ یہی تو وجہ جو گھر ٹوٹ رہے ہیں۔ یہی تو وجہ طلاقیں ہو رہی ہیں۔ اور یہی تو وجہ تعویذ لینے آتے ہیں کہ شوہر اور بیوی میں لڑائی ہو رہی ہے۔

سنت تو سیکھی ہی نہیں کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا ہے بیویوں کے بارے میں؟

شادی کر کے بیٹھ گئے۔ خالی اپنے نفس کی خواہش تھوڑی پوری کرنی ہے۔ اللہ بچائے اللہ پاک ہماری حفاظت فرمائے، ہم بہت دور ہیں دین سے۔ دین کو ہم نے سمجھا ہی نہیں کہ دین

کی اصل حقیقت کیا ہے؟

تو کھیل کود کی ممانعت نہیں ہے کہ کھیل کود منع ہے شریعت میں ہے۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے آپ کرکٹ کھیل سکتے ہیں۔ کھیلیے بس کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں، نماز کے اوقات کا خیال رکھیں اور بشاشت جو حاصل ہو اس سے نیت کریں کے دین پر چلیں گے۔ ان نیتوں کے ساتھ آپ کھیلیے۔ اور یہ حدیث ذہن میں ہونی چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ: رَوِّحُوا الْقُلُوبَ سَاعَةً بِسَاعَةٍ کبھی کبھی کھیل کود کر لیا کرو اور تفریح کر لیا کرو۔ اپنے دل کو خوش کر لیا کرو۔ لیکن آج کل یہ جو ہو رہا ہے کہ فٹ بال کا میچ ہو رہا ہے تو اس میں پوری قوم لگی ہوئی ہے۔ اور کھانے کی پرواہ نہیں، نماز کی پرواہ نہیں نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ مسجدوں میں مجمع کم ہو جاتا ہے کہ آج میچ ہے۔ اور اس میں عورتوں کو بھی دکھاتے ہیں اور وہ عورتوں کو بھی دیکھ رہے ہیں، بد نظری بھی ہو رہی ہے۔ سن لیجیے دوسری کیفیت بھی اس کی کہ کفر تک نہ لے جائے آدمی کو، گمراہ تو نہ کرے دین سے نہ ہٹائے۔ لیکن ضروری کاموں سے غافل کر دے۔ وہ کھیل جس سے ضروری کام سے آدمی غافل ہو جائے۔ جیسے نماز کا دھیان نہ رہے، کھانے کی کوئی پروا نہیں، کہ وہ میچ دیکھنے میں لگے ہوئے ہیں یا میچ کھیلنے میں لگے ہوئے ہیں یا کوئی اور ضروری کام تھا ماں باپ نے کوئی کام لگایا تھا اس کو چھوڑ دیا۔ صرف میچ کے خاطر۔ یہ کفر تو نہیں بحر حال حرام ہے۔ حرام یہ بھی ہے۔ لہٰذا یہ دوسری نوعیت ہے جس میں ہم آج کل مبتلا ہیں۔ کے نماز سے غفلت ہے، ضروری کاموں سے کاروبار ٹھپ ہو جاتا ہے ایسے موقع پر، میچ کے بعد آنا ہے، کوئی کال کر رہا ہے تو کہہ رہے ہیں بھئی میچ کے بعد کال کرنا ابھی کانٹے کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ بھئی کانٹے کا مقابلہ ہو رہا ہے ہمیں تنگ نہ کرو ابھی۔ یہ کیا ہے میرے دوستو! یہ وہ کام ہے جو ضروری کاموں سے ہمیں غافل کر رہا ہے۔ اور یہ حرام ہے۔ اور پھر اس میں گانے بجانے بھی آرہے ہیں۔

قرب قیامت کی علامات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے قریب کی جو علامات ہیں: کہ اللہ کا

دین حاصل کیا جائے گا اللہ کے علاوہ کسی دوسری چیزوں کے لیے۔ گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی، گانے اور گانے بجانے والے آلات کی کثرت ہو جائے گی۔(۱۴)

آپ دیکھیے مسجد کے اندر لوگ اللہ تعالیٰ کے آگے کھڑے ہوتے ہیں، ان کا موبائل بجتا ہے تو میوزک ہوتی ہے۔ یہ گانے بجانے کے آلات ان کے پاس ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی اس کے حق میں بھی پوری ہو رہی ہے۔ نماز میں ہے مگر قیامت کی جیتی جاگتی نشانی بنا ہوا ہے۔

بھئی آپ کو کیا ضرورت میوزک لگانے کی ؟ آپ کچھ اور لگایئے موبائل میں۔ کوئی ایسی ٹون لگایئے جو میوزک میں شمار نہیں ہوتی ہو، بعض لوگوں نے یہ کیا ہوا کہ نعت شریف لگادی۔ اذان لگادی، تلاوت لگادی، میوزک تو نہیں لگائی مگر وہ دوسرے گناہ میں مبتلا ہیں۔ تلاوت ہو رہی ہے اور وہ بتا رہی ہے کہ حضرت آپ کی کال آئی ہے۔ تلاوت اس کام کے لیے ہے۔ حرم شریف کی اذان لگالی، تو جب کسی کی کال آرہی ہے تو حرم شریف کی اذان بج رہی ہے، بھئی اذان اس کے لیے ہے کیا؟ یہ چیزیں اس لیے تھوڑی ہیں کہ یہ ہمیں کال آنے کا بتائیں، اس کا یہ ادب تو نہیں ہے اس کا ادب تو یہ ہے کہ اس کو ادب سے بیٹھ کر سنا جائے۔ لہٰذا یہ بھی مکروہ تحریمی ہے۔ حرام کے قریب ہے۔ اس سے بھی بچنا چاہیے، کوئی اور ٹون لگالیجیے جو میوزک کے زمرہ میں نہ آئے اور نہ وہ تلاوت ہو نہ حمد ہو۔ یہ چیزیں سیکھنے کی ضرورت ہے۔ ان چیزوں میں ہم مبتلا ہیں۔

لوگ کہتے ہیں سنگر اور ہمارے اکابر اور بزرگ کہتے ہیں سنگر نہیں کنجر۔ پہلے پچاس سے ساٹھ سال پہلے پیچھے چلے جائے تو ان گانے بجانے والوں کو کنجر کہا جاتا تھا۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں تھی معاشرے میں ان کو لوگ کنجر کہتے تھے کہ لو بھئی کنجر آگیا۔ اور آج حالت یہ ہے کہ ان سے آٹو گراف لیے جارہے ہیں۔ ان کے انٹرویو اخبارات میں چھپتے ہیں بھئی واہ۔ اور وہ کیا کہہ رہا ہے کہ او جی اللہ کا بڑا کرم ہے۔ اور بڑا شکر ہے کہ ہماری تو کئی پشتیں اس کنجری کے فن کی خدمت کر رہی ہیں۔ اور اب بتاؤ بھائی جو شراب کو بسم اللہ پڑھ کر پیے، کافر ہو جاتا ہے، اب یہ بتاؤ یہ کہہ رہا کہ الحمد اللہ اللہ کا بڑا شکر ہے، اور ہماری تو کئی پشتیں اور کئی عرصوں سے ہم

اس فن کی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ بھی کوئی خدمت ہے۔ کیا ہمارے معیار ہیں اور کیا ہماری ذہنیت؟

کفاری کی ایسی محنت ہے کہ اس نے گھر گھر میں، گھر گھر میں تو کیا آدمی کی جیبوں کے اندر اس نے داخل کر دیا یہ سب سے بڑا باپ تو جیبوں کے اندر ہے۔ اس کے گندی تصویریں بھی ہیں موبائل فون میں، اس کے اندر میوزک بھی ہیں، گندی فلمیں بھی ہیں۔ گندے چینل بھی ہیں اور جب چاہو مزہ اٹھاؤ، اور حرام مزہ اڑالو۔

کون سا گھر ہے جو آج ٹی وی سے خالی ہے۔ یہ کفار کی محنت ہے، ایک گھر میں ٹی وی پہنچادیا، کوئی اپنے گھر سے نکالنے کو تیار نہیں ہے۔ مرد کو کہیں تو بھئی گھر سے ٹی نکالو تو وہ کہتا ہے بھئی میں کیا کروں گا۔ میں تو چاہتا ہوں مگر عورتیں نکالنے نہیں دیتی۔ ان سے کہو کہ بھائی شادی میں رسومات نہیں کرو۔ تو کہتا ہے بھئی میں تو نہیں میں تو روکنا چاہتا مگر عورتیں نہیں مانتی ،میں کیا کروں؟ یہ ہمارے معیارات ہیں وہ یہ ہیں۔ کس راستے پر ہم چل رہے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے جو آج کل کرکٹ کے میچ ہو رہے ہیں، یہود و نصاریٰ نے ہمیں اپنے جال میں جکڑا ہوا ہے۔ لوگوں کی حاضری دین کی مجالس میں کم ہوتی ہے۔ اور وہ ان چیزوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے دین دار ایک جگہ مارکیٹ میں جانا ہوا، کسی کام سے میں گیا تھا، دکان کے باہر ٹی وی رکھا ہوا، کھیل کے لیے کاروبار بند، مارکیٹ کے دکاندار اور وہاں سے گزرنے والے سب ایک جمگھٹا راستہ نکالنا مشکل ہو گیا۔ پورا مجمع کھڑے ہو کر وہ کرکٹ کا میچ دیکھ رہے ہیں۔ اور خوب شور مچا رہے ہیں۔ نعرے بازی ہو رہی ہے، میں نے دیکھا داڑھی والے، ٹوپی اور ماتھے میں نشان موجود ہے۔ ٹوپی والے اور داڑھی والے کھڑے ہو کر میچ دیکھ رہے ہیں۔ داڑھی، ٹوپی رکھ کر آدمی کیا مکمل ہو گیا۔ بہت کچھ چاہیے اپنی اصلاح کرانی پڑتی ہے۔ دل سے اللہ کا غیر نکالنے کے لیے بڑی محنت کرنی پڑتی ہے، پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں، تب کہیں جا کر اللہ کی محبت کے پاپڑ کھانے کو ملتے ہیں۔ ورنہ دھاپڑ کھانے پڑتے ہیں۔

دیکھیے میری اردو دیکھیے۔ اگر پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں ہیں اللہ کی محبت کے پاپڑ کھانے کو ملتے ہیں۔ اور اگر پاپڑ نہ بیلیں تو پھر دھاپڑ کھانے کو ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق

عطا فرمائے۔ یہ قیامت کی جو چھوٹی چھوٹی علامتیں ہیں میرے دوستو! یہ سب پوری ہو چکی ہیں۔

آدمی اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنی بیوی کی اطاعت کرے۔ اپنے دوست کو اپنے سے قریب کرلے، اور اپنے باپ کو اپنے سے دور کر دیں، اور شراب پی جائے، نام دوسرا بدل کر اور کہتے ہیں بھئی میں تو وسکی پی رہا ہے، اور کوئی کہہ رہا ہے کہ کوئی بیئر پی رہا ہے۔ ارے بھائی نام بدلنے سے کیا ہوتا ہے کام تو وہی ہے۔ ہر نشے والی چیز حرام ہے۔ حضور ﷺ فرمارہے ہیں: شرابیں پی جائیں گی۔ یعنی ایک قسم کی شراب نہیں بلکہ کتنی قسم کی شرابیں پی جائیں گی۔ بیئر ہے، وسکی ہے، اور کاکٹل ہے۔ اور کاکٹل میں تو ساری شرابیں مکس ہوتی ہیں۔ کاک ٹل کا مطلب ہے مرغے کی دُم۔ مرغے کی دم میں مختلف کلر کے رنگ ہوتے ہیں وہ کاک ٹل کہتے ہیں۔ شرابیں پی جائیں گی۔ گانے بجانے والیاں ظاہر ہوں گی۔ مزامیر کی کثرتت ہوگی یعنی گانے بجانے کے آلات ظاہر ہوں گے۔

نبی کی بعثت

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گانے بجانے کے آلات کو توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں اس دنیا کے اندر۔(۱۵)

ہمارے نبی تو آئے ہیں توڑنے کے لیے گانے بجانے کے آلات۔ اور ہم اس کو پھیلا رہے ہیں اور اس کا رواج دے رہے ہیں۔ کیا منہ دکھائیں گے ہم اپنے نبی کو قیامت کے دن۔ کس منہ سے ہم سامنے کریں گے اپنے نبی کا قیامت کے دن۔ کیا ہمارا جواب ہو گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہم سے کہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سفارش کر دیجیے۔ یہ قیامت کا بڑا ہولناک دن ہے۔ آپ فرمائیں گے اگر ظالم سفارش کروانے آگیا اور تونے یہ جو نافرمانیاں کی ہیں دنیا میں رہتے ہوئے۔ جب تجھے کچھ نہ سوجھی کہ میں کس کی نافرمانی کررہا ہوں؟ اور سفارش کے لیے میرے پاس آگیا ہے، شفاعت کے لیے میرے پاس آگیا۔ کیا جواب ہوگا، جب آپ فرمادیں کہ شفاعت تو کروانے آگیا اور جو میں شریعت لے کر آیا تھا اس میں تجھے کیا عیب نظر آیا تھا کہ تونے اس پر عمل کیا اور اللہ کی نافرمانیوں میں لگا رہا۔ کیا تجھے

شریعت میں عیب نظر آیا کہ جو تو نے غیروں کے طریقے اختیار کرلیے۔ جو غیروں نے تجھ کو پھنسانے کی کوشش کی اور اس میں تو آرام سے پھنستا گیا، کوئی مزاحمت نہیں کی تو نے۔ اپنے گھر سے غلط چیزوں کو ٹی وی، تصویروں کو اور گانے بجانے کے آلات کو تو نے نکالا نہیں۔ گھر والوں کو تو نے دین سکھایا نہیں۔ شفاعت کرانا آ گئے کہ شفاعت کر دیجیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کے پسندیدہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ لایعنی کو ترک کردے۔من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه (١٦)یعنی لایعنی وہ چیزیں ہیں جس سے نہ دین کا فائدہ اور نہ دنیا کا فائدہ۔ تو کوئی جائز کھیل کھیل لے کہ نماز کا وقت ضائع نہ ہو یا ضروری کاموں کا حرج نہ ہو۔ تو وہ تو ٹھیک ہے لیکن اگر ضروری کام ضائع ہو جائے اور ضروری کام سے پہلو تہی کرے اور نماز بھی ضائع ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لایعنی مشغول ہے نہ دین کا فائدہ ہے اور نہ ہی دنیا کا۔ دین کا فائدہ تو خیر ہوتا ہی نہیں۔ اور دنیا کا تو اور نقصان ہوتا ہے کہ ضروری کاموں سے آدمی غافل ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم نے دین سیکھ لیا۔ جو ہمارے میچ دیکھنا کا وقت ہے۔ نماز سیکھ لی، تو میچ دیکھنے کا وقت کہاں سے آ گیا۔ کہ آدمی کے اسلام کے پسندیدہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ لایعنی بیکار باتوں سے اپنے آپ کو دور رکھے۔ ترک کر دے ان کو۔ مسلمان تو ہم ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہمارا مسلمان ہونا اللہ کو بھی پسند ہے یا نہیں۔ مسلمان ہم ہیں اور اسلام کو ہم مانتے ہیں، اور اسلام پر عمل بھی کر رہے ہیں لیکن ہمارا عمل کرنا اور چلنا اللہ کو بھی پسند ہے یا نہیں۔؟ اس کی علامت کیا ہے کہ اللہ کو بھی پسند ہے یا نہیں؟ ہمارا اسلام پر چلنا اور ہمارا مومن ہونا اس کی علامت یہ ہے کہ ہم لایعنی کو ترک کر دے۔ بس جس شخص نے لایعنی کو ترک کر دیا، اس کا اسلام اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے، ورنہ نہیں ہے۔ تو یہ جتنے بھی کھیل کود ہیں۔ جب آدمی ٹی وی دیکھ رہا اور میچ دیکھ رہا ہو، ڈرامہ دیکھ رہا ہو، فلمیں دیکھ رہا ہو، وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب لایعنی چیزیں ہیں۔ دنیا کا تو فائدہ ہے ہی نہیں اور دین کا بہت بڑا نقصان ہے، ایمان کا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدھی راہ دکھائیں، عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور ان گناہوں سے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حوالہ جات

(۱)سورة لقمان:٦

(۲)الوجيز للواحدي (ص: ۸۴۷)

(۳)سورة التكاثر:١

(۴)اخرجہ مسلم فی "صحیحہ"(رقم الحدیث:۲۲٦۰)(باب تحريم اللعب بالنردشير)

عن سليمان بن بريدة، عن أبيه، أن النبی صلى الله عليه وسلم قال: «من لعب بالنردشير، فكأنما صبغ يده فی لحم خنزير ودمه».

(۵)مسند أحمد ط الرسالة (۳۴/ ۲۹۹)

(٦)المعجم الأوسط (۵/ ۲۷۸)

(۷)سنن أبي داود ت الأرنؤوط (رقم الحديث:۲۵۷۸)(باب فی السَّبَق على الرِّجل)

عن عائشة: أنها كانت مع النبيِّ -صلَّى الله عليه وسلم- فی سفرٍ، قالت: فسابقتُه فسبقتُه على رِجليَّ، فلما حملتُ اللحمَ سابقتُه فسبقَنی، فقال: "هذه بتلك السبْقَة".

(۸)کنز العمال (۱۵/۲۱۱)کتاب اللهو واللعب والتغني من قسم الأقوال

(۹)المراسيل لأبي داود (ص: ۲۳۳)بَابٌ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْبَطْحَاءِ فَأَتَى عَلَيْهِ يَزِيدُ بْنُ رُكَانَةَ أَوْ رُكَانَةُ وَمَعَهُ أَعْنُزٌ لَهُ، فَقَالَ: لَهُ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ لَكَ أَنْ تُصَارِعَنِي؟، قَالَ: «مَا تَسْبِقُنِي»، قَالَ: شَاةٌ مِنْ غَنَمِي، فَصَارَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ يَعْنِي فَأَخَذَ شَاةً، فَقَامَ رُكَانَةُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي الْعَوْدَةِ؟، قَالَ: «مَا تَسْبِقُنِي»، قَالَ: أُخْرَى، فَصَارَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَصَرَعَهُ، فَقَالَ: لَهُ مِثْلَهَا فَقَالَ: «مَا تَسْبِقُنِي»، قَالَ: أُخْرَى، فَصَارَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ ذَكَرَ ذَلِكَ مِرَارًا، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا وَضَعَ جَنْبِي أَحَدٌ إِلَى الْأَرْضِ، وَمَا أَنْتَ الَّذِي صَرَعَنِي، - يَعْنِي: فَأَسْلَمَ - وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (۱۰) مسلم شریف: رقم الحدیث: ۱۸۰۷

(۱۱) صحيح مسلم (رقم الحديث: ۸۹۲) باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد:

(۱۲) مسند الشهاب القضاعي (۱/ ۳۹۳)

(۱۳) صحيح البخاري (رقم الحديث: ۵۱۸۹):

عن عائشة، قالت: جلس إحدى عشرة امرأة، فتعاهدن وتعاقدن أن لا يكتمن من أخبار أزواجهن شيئا، قالت الأولى: زوجي لحم جمل غث، على رأس جبل: لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل، الخ

(۱۴) الجامع الصحيح للسنن والمسانيد (۵/ ۲۰۴): وَضَرَبُوا بِالْمَعَازِفِ. وفى رواية: "إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْقَيْنَاتُ، وَاسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ.

(۱۵) الفوائد الشهير بالغيلانيات لأبي بكر الشافعي (۱/ ۱۲۹):

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُعِثْتُ بِكَسْرِ الْمَزَامِيرِ.

(۱۶) ترمذی: رقم الحدیث: ۲۳۱۷